© rasailojaraid.com

یہاں تک کہ جب (آدمی) اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے یعنی چالیس برس (کی عمر) کو پہنچتا ہے۔

۴۔ امیری اور غریبی ۔ معاش میں یہ فرق مراتب ، معلوم اور مشہور ہے سب اور یہ بالکل قدرتی ہے جس کا اسلام انکار نہیں کرتا (سورۂ زخرف ع ۳)

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا (زخرف)

"سو اس (دنیا کی) زندگی میں تو ان کی روزی ان میں ہم تقسیم کرتے ہیں اور ہم نے (دنیوی) درجوں کے اعتبار سے ان میں ایک کو ایک پر ترجیح دی ہے تاکہ ایک دوسرے کو خدمتگار (اور تابعدار) بنائے"

مقصد یہ ہے کہ کام اسی فرق مراتب کے ذریعے چلتا ہے، حاجتمند دوسرے کی خدمت کر کے اپنی حاجت پوری کرتا ہے اور اہلِ ثروت پیسہ دے کر اپنا کام چلاتا ہے۔ اگر سارے ہی شاہزادے ہوتے تو کون کسی کو پوچھتا ہے اور سارے ہی نادار ہوتے تو کون کسی کے کام آتا۔ یہ ایک قدرتی انداز ہے جو ان ملکوں میں بھی واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے جنھوں نے معاشی مساوات کا ڈھنڈورا پیٹ کر لوگوں کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔

تسلیم کرنے کے یہ معنی نہیں کہ خدا کسی کو بہ جبر غریب رکھتا ہے اور کسی کو بہ جبر امیر بناتا ہے بلکہ یہ ہے کہ : انسان اپنی استعداد اور صلاحیتوں کی وجہ سے مختلف درجات پر پہنچتے ہیں جس کو خدا بہ جبر تبدیل نہیں کیا کرتا گویا کہ ان کی استعداد کے یہ اپنے اپنے مظاہر اور نتائج ہیں۔

ہاں اسلامی حکومت اس کی ذمہ دار ضرور ہوتی ہے کہ جو لوگ اس قدرتی اختلاف کی زد میں آ گئے ہیں وہ ان کی مدد کرے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی شخص بنیادی ضرورت سے محروم نہ رہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ (توبہ)

صدقات فقراء اور مساکین کے لیے ہی ہیں۔ الخ

بہر حال یہ وہ امتیازات ہیں جو ہر زمانے میں قائم رہے ہیں، جنھوں نے ان قدرتی فرق مراتب کو مٹانے کے وعدے کیے ہیں، انھوں نے دراصل عوام کا استحصال کرنے کے لیے نعرے ہی ایجاد کیے ہیں ورنہ کون نہیں جانتا کہ جہاں ان مدعیوں نے اپنے جہان آباد کر رکھے ہیں، وہاں بھی سب کو یکساں روزی میسر نہیں ہے۔ ان کی رہائش، کپڑے، علاج، رسائی اور عزت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

دنیا میں امیر اور غریب موجود ہیں، رہیں گے، اسلام ان واقعات کا انکار نہیں کرتا، ہاں وہ مسلمانوں اور

© rasailojaraid.com